ساتھ وہی سلوک نہ کریں جس کی شکایت غالب نے کی ہے کہ

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئے
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لیے

اسی وجہ سے ہم نے ان کو مشورہ دیا کہ اپنے گوشۂ عزلت میں واپس جائیں اور خدا کے بھروسے پر کام جاری رکھیں، اگر خدا کی بارگاہ میں یہ کام مقبول ہے تو سرمایہ خود ان کے پاس کھنچا چلا آئے گا، البتہ صبر و توکل شرط ہے۔

اسلامی ہند ابھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں ہوا ہے جو تنہا اس کام کا پورا بار سنبھالنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اگر ایک مالدار شخص کا دیوالہ نکل گیا تو سینکڑوں دوسرے مالدار لوگ بھی موجود ہیں۔ اگر کوئی ایک شخص یہ ہمت نہیں رکھتا تو دس پانچ دولت مند مل کر یہ بوجھ اٹھا سکتے ہیں کمی دراصل روپے کی نہیں بلکہ روپے والوں میں جذبۂ انفاق فی سبیل اللہ کی ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کس کو دیں، مخلص کام کرنے والے ہی نہیں ملتے۔ مگر جب مخلص کام کرنے والوں کا پتہ ان کو دیا جاتا ہے تو ان کے دل سرد ہو جاتے ہیں۔ یہ کام کرنے والا ان کو سمجھتے ہیں جو پروپیگنڈا کرتے ہیں، مگر ان کو نہیں معلوم کہ جو پروپیگنڈا کرتے ہیں وہ کام نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک کام کرنے والے وہ ہیں جو اپنے سرپرستوں اور مددگاروں کے نام رسالوں اور اخباروں میں اچھالتے ہیں لیکن ان کو نہیں معلوم کہ نام و نمود اور شہرت کے لیے روپیہ دینا اس کو ضائع کرنا ہے۔ اگر فی الحقیقت خدا پر ایمان اور اس کے اجر پر یقین ہے، اور راہ خدا میں کچھ صرف کرنا چاہتے ہو تو ان کو دو جو درحقیقت کچھ کام کرتے ہیں، اور اس طرح دو کہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہونے پائے۔

مولانا عبدالحمید صاحب نے ٹامیل زبان میں ایک مختصر کتاب بھی لکھی ہے جس کا عنوان "دین الفطرت"

ہے۔ اس میں انہوں نے تمدن، معاشرت، معیشت اور سیاست کے مختلف مسائل پر بحث کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام نے جتنے قوانین بنائے ہیں وہ کس قدر فطرت انسانی کے مطابق واقع ہوئے ہیں اور کس طرح دنیا صدیوں کے تجربات اور تلخ تجربات کے بعد آخر کار انہی قوانین کی خوشہ چینی پر مجبور ہوئی ہے اور ہوتی جا رہی ہے جن پر کبھی وہ تعصب اور جہالت کی وجہ سے اعتراض کیا کرتی تھی۔ یہ کتاب ٹامل زبان میں شائع ہو چکی ہے اور اب وہ انگریزی زبان میں بھی اس کا ترجمہ شائع کرنے والے ہیں ہم نے انگریزی ترجمہ کا مسودہ دیکھا اور اس کو ایک دلچسپ اور مفید چیز پایا۔ جنوبی ہند کے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں اس قسم کی کتابیں اگر کثرت کے ساتھ شائع کی جائیں تو ان سے بہت اچھے نتائج حاصل ہونے کی امید ہے۔

اسی زمانے میں ہم کو جناب خلیل انوری صاحب سے بھی نیاز حاصل ہوا جو سنگاپور (جزائر ملایا) سے ایک اعلیٰ درجہ کا انگریزی رسالہ "Genuine Islam" نکالتے ہیں۔ ان کے رسالہ کی تعریف ہم اس سے پہلے ان صفحات میں کر چکے ہیں۔ اپنی شان (Get-up) کے اعتبار سے وہ اس قابل ہے کہ مشرق و مغرب کے بلند پایہ رسائل کے پہلو میں جگہ پا سکتا ہے مضامین کے اعتبار سے بھی خاصا بلند ہے اور زیادہ بلند کیا جا سکتا ہے مگر مشکل یہاں بھی وہی ہے۔ جو دوسرے مفید کاموں کو پیش آ رہی ہے خلیل انوری صاحب نے رسالہ اپنے ذاتی سرمایہ سے (جو بہت ہی قلیل تھا) جاری کیا۔ مال دار مسلمانوں میں سے کسی نے ان کا ہاتھ نہ بٹایا تعلیم یافتہ مسلمانوں نے رسالہ خرید کر بھی ان کی اعانت نہ کی۔ ایک بلند پایہ انگریزی رسالہ کو ایسی حالت میں کیونکر چلایا جا سکتا ہے جبکہ اس کے خریدار پورے ایک ہزار بھی نہ ہوں۔ فاضل موصوف سے ہم نے مسلمانوں کی سرد مہری کا جو حال سنا ہے اس سے ہم حیران ہیں کہ یہ قوم آخر کدھر جا رہی ہے اور کیا چاہتی ہے۔ اردو میں لٹریچر پیش کیا جائے تو کہتے ہیں ہمیں انگریزی میں چاہیے۔ انگریزی میں پیش